رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

پیارے بابا جی کی خدمت میں

ایڈیٹر: سید قاسم علی احمدی

جلد ۱۸ | قادیان مورخہ ۲۸ اگست سنہ ۱۹۳۲ء ۶ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۵۲ھ | نمبر (۲۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت پالم پور میں ہفتہ زیر اشاعت میں بعارضہ انفلوئنزا ناساز رہی۔ اب خدا کے فضل سے صحت ہے۔ حضور کی یکم ستمبر کو مع الخیر واپسی کی امید ہے۔ احباب صحت و سلامتی سے بخیریت واپسی کی دعا کریں۔

(۲) ہفتہ زیر اشاعت میں اندرون قصبہ ایک چوری ہوئی جسکو شیخ حسام الدین صاحب انچارج چوکی پولیس قادیان نے نہایت کوشش و جستجو سے پکڑ لیا۔ اور ملزم معہ مال گرفتار کر لیا۔ ایسا ہی پانچ ڈاکو دوسرے علاقہ سے موضع لوہ چپ تھانہ بٹالہ میں آئے ہوئے سنے گئے۔ تھانہ صدر بٹالہ کے مستعد اور ہوشیار انچارج سید روشن شاہ صاحب نے بہمراہی شیخ حسام الدین صاحب محاصرہ کر لیا۔ دونوں طرف سے کچھ فائر ہوئے۔ مگر کوئی زخمی یا ہلاک نہیں ہوا۔ آخر کار سب انسپکٹر صاحب اور شیخ صاحب نے ان کو گرفتار کر لیا۔ دو پستول معہ کارتوسوں کے اور دو برچھیاں انکے پاس سے چھین لیں۔ یہ سب ڈاکو سکھ ہیں۔ سب انسپکٹر تھانہ صدر بٹالہ اور انچارج چوکی قادیان قابل مبارک باد ہیں۔ (مفصل آئندہ)

کوئی مجھکو راستہ بتلائے پالم پور کا

کچھ نہ پوچھو ماجرا اس بزم کے دستور کا
کوئی سنتا ہی نہیں قصہ کسی مہجور کا
آج غربت میں تو میری کس پرسی کو نہ دیکھ
میں تو اپنے دیس میں بھی ہوں مسافر دور کا
دار پر کھچوا دیا اے لذتِ افشائے راز
تو ہی کہدے کیا یہی کچھ تھا صلہ منصور کا
آرہے ہوں وہ تو میں آنکھیں بچھا دوں راہ میں
کوئی مجھ کو راستہ بتلائے پالم پور کا
چودھویں کے چاند پر میں کیوں نہ ہو جاؤں نثار
دیکھتا ہوں اس میں جلوہ میں کسی کے نور کا
دیکھ کیونکر ساری دنیا محوِ حیرت ہے یہاں
ایک سوئی نے وہاں دیکھا تماشہ طور کا
کون آتا ہے دلائل سے ہمارے سامنے
حوصلہ ہم بھی ذرا دیکھیں کسی مغرور کا
اک برہنہ پا غریب و ناتواں بھی ساتھ ہے
دھیان رکھنا قافلے والو ذرا منظور کا

(ڈاکٹر منظور احمد منظور کھیروی)

وصیت نمبر ۳۹۲۲

منکہ بی بی شہناز بنت سید عبد الباقی صاحب زوجہ ملک الطاف خاں قوم سید عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت سال ۱۹۰۹ء ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۴/۳/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اپنے خاوند محمد الطاف خاں صاحب کے ہمراہ ہجرت کر کے قادیان میں رہتی ہوں۔ بال بچے دار عورت ہوں۔ شوہر مذکور کی طرف سے جو حق مہر ملا ہے۔ وہ اس وقت تخمیناً تین صد روپیہ کے زیورات ہیں۔ دیگر کوئی جائداد میری اس وقت نہیں ہے۔ میں ۳۰۰/- روپیہ میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے اقرار کرتی ہوں۔ کہ مبلغ عنہ ۳۰ روپیہ بوقت منظوری وصیت ہذا نقد باخذ رسید خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کر دونگی۔ اور باقی ماندہ دس روپے اپنی حین حیات میں داخل کر کے انشاء اللہ العزیز بے باقی حاصل کر لونگی۔ علاوہ ازیں بوقت وفات اگر میری دیگر جائداد ثابت ہوئی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

گواہ شد:۔ رسائیدار کرم داد خاں انسپکٹر رضایا قادیان۔

(الجواب: بالا شہناز بیگم زوجہ محمد الطاف خاں مہاجر قادیان دارالامان مرحوم خاں نمبر ۲ تقریر خود +)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سی پی کے دیہاتی مسلمانوں کی مذہبی حالت

سی۔پی میں مسلمانوں کی تعداد تو پہلے ہی بہت کم ہے۔ مگر جہالت اتنی ہے۔ کہ تعداد کی کمی پوری کر کے بھی کئی فی صدی بڑھی ہوئی ہے۔ خصوصاً دیہاتی مسلمانوں کی حالت تو بالکل قابلِ رحم ہے۔ وہ مذہب اسلام سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ اور ہندو رسم و رواج کی طرف جھکے ہوئے نظر آتے ہیں۔ زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کی ابھی کوئی خاص ضرورت نہیں۔ میں صرف ایک مثال ہی پیش کرتا ہوں۔ اگر کوئی ان لوگوں میں بیمار ہو جائے۔ تو بجائے اس کے کہ وہ پروردگار عالم کی بارگاہ میں جھکیں۔ اور اس سے حقیقی شفا مانگیں۔ وہ دیوی اور دیوتاؤں پر چڑھاوا چڑھاتے ہیں۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ اور اس کا انجام اچھا نہ ہوگا۔ مگر حیرت ہے۔ کہ سی۔پی کے مسلمان دیدہ دانستہ اس سے چشم پوشی کر رہے ہیں۔ اور ثبوت دے رہے ہیں۔ کہ انہیں مذہب اسلام سے کوئی ہمدردی نہیں۔ گو شہر میں بے شمار اصلاحی کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ جن کا مقصد صرف مسلمانوں کی اصلاح کرنا ہے۔ مگر ابھی تک ان میں سے کسی روشن دماغ کارکن کو یہ نہیں سوجھی۔ کہ اپنے مسلمان بھائیوں کو شرک و جہالت کی تاریک کوٹھری سے نکالنے کی کوشش کرے۔ اصلاحی کمیٹیوں کی بجائے اگر ان کا نام "دعوتی کمیٹیاں" رکھا جائے تو بجا ہے۔ کیونکہ ان کا کام سوائے ہر ماہ کے اختتام پر مل کر ایک دعوت کر لینے اور دعوت میں ادھر ادھر کی لایعنی باتوں کے اور کچھ بھی نہیں۔ یا کہیں باغ میں پکنک پارٹی کر لیتے ہیں۔ اگر ان کی دعوتیں تفصیل کے ساتھ لکھی جائیں۔ تو قارئین کرام کو انتہائی حیرت ہوگی۔ کہ جس علاقہ کے مدعیانِ اصلاح تعلیم یافتہ مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ تو وہاں کے دیہاتی مسلمان کس قدر اسلام کے علم بردار اور پکے مسلمان ہونگے۔ خدا کرے۔ کہ ان نقلی اصلاحی کمیٹیوں کی بجائے کوئی دردمند۔ خدا ترس دل والے کھڑے ہو کر سی۔پی کے دیہاتی مسلمانوں کو اسلام کے نام لیوا بنانے کی کوشش کریں۔ لہذا سی پی کے سرکردہ مسلمانوں سے گذارش ہے۔ کہ وہ مہربانی کر کے تبلیغ کیطرف متوجہ ہوں۔ اور اگر کسی غیر قوم میں تبلیغ نہیں کر سکتے تو کم از کم دیہاتی مسلمانوں کی اصلاح کی طرف تو ضرور متوجہ ہوں ؛

(ایم۔آئی میر صدر بازار ناگپور)

چھ سو روپیہ ماہوار کمانے کے قابل بنا دینے کا ذمہ دار ہوں

جو لوگ تجارت پیشہ نہیں۔ ان کو اس بات کا یقین ہی نہیں آسکتا۔ کہ بیس روپیہ روزانہ تجارت کے ذریعہ کمایا جا سکتا ہے۔ مگر میں ان کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میرا اعلان دھوکہ نہیں فریب نہیں۔ اشتہار بازی نہیں۔ کہ جو آپ کو خاک دھول بکائن کے پھول ڈبہ میں بند کر کے وی پی کر دوں گا۔ اور آپ پوسٹ مین کو روپیہ دیکر وی پی وصول کرنے کے بعد پچھتائیں گے۔ اگر آپ کو اس اعلان کا یقین نہ آئے۔ تو میرے پاس خود تشریف لائیے۔ اور دست بدست آمنے سامنے منہ بہ منہ۔ پہلو بہ پہلو۔ زانو بہ زانو آپ کے ہاتھ سے انگلینڈ۔ جرمنی۔ جاپان کی ۳۵ قیمتی دستکاریاں سکھا دوں گا۔ ذرا غور تو کیجئے۔ انگریزی راج ہے۔ ذرا سی غلط بیانی پر دھوکہ دہی کا زیر دفعہ ۴۲۰ مقدمہ چل جاتا ہے۔ پھر بھلا دارالسلطنت دہلی اور پھر خاص چاندنی چوک میں بیٹھ کر مستقل دکان کھول کر ۱۹۱۳ء سے لے کر آج تک دھوکہ بازی کر سکتا ہوں۔ عقل سے کام لو۔ اور بدگمانی کو چھوڑ کر بیکار رہکر ملک کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ صرف پچیس تیس روپیہ کے قلیل سرمایہ سے چھ سو روپیہ ماہوار کمانے کے قابل بنا دینے کا ذمہ دار ہوں۔ المشتہر ڈاکٹر شفیع احمد پی۔ ایچ۔ ڈی ایڈیٹر رسالہ دستکاری دہلی محلہ بلیماران کے شروع میں سبیل کے اوپر میرے دفتر میں تشریف لا کر دیکھئے۔ جو لوگ یہاں نہیں آسکتے۔ ان کو بھی اسی ذمہ داری کے ساتھ بذریعہ تحریر دستکاریاں سکھاتا ہوں۔ قواعد کی کتاب کے لئے دو آنہ کے ٹکٹ روانہ کرو۔ یا دفتر میں آکر مفت مطالعہ کرو ؛

وصیت نمبر ۳۹۵۷

منکہ عبدالغنی ولد شیخ گلاب دین قوم شیخ عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ماہ جون ۱۹۲۸ء ساکن سانیاں سیداں حال قادیان محلہ دارالبرکات ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۰ ۵/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں +

میری اس وقت جائداد ایک مکان پختہ واقعہ محلہ دارالبرکات قادیان قیمتی ایک ہزار اور ایک ٹکڑہ آراضی۔ امرلہ واقعہ محلہ دارالبرکات قیمتی ۲۶۰/- روپیہ ہے۔ میرا گذارہ تنخواہ پٹوار پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۲۵/- روپیہ ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۴ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ ماہوار تنخواہ کا ۱/۴ حصہ ہر ماہ ادا کرتا رہونگا۔ سوائے اس کے میری کوئی جائداد نہیں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد میری ثابت ہو یا ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ والسلام ؛

گواہ شد:۔ شیخ محمد بخش احمدی دکاندار۔ سکنہ قادیان بقلم خود + العبد:۔ عبدالغنی ولد گلاب دین قوم شیخ سکنہ سانیاں حال وارد قادیان۔ محلہ دارالبرکات بقلم خود۔ گواہ شد:۔ عطا محمد ولد حیدر سکنہ بٹالہ حال قادیان بقلم خود +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۳۳ء

کلام الامام امام الکلام

(از حضرت مسیح موعودؑ)

تعارض
واقعہ معراج اور احادیث بخاری کا

لہ۔ بعض نے احادیث معراج کا جو صحیح بخاری میں ہیں تعارض دُور کرنے کے لئے یہ جواب دیا ہے کہ حقیقت میں وہ صرف ایک ہی معراج نہیں۔ بلکہ پانچ معراج ہوئے تھے۔ کوئی بیداری میں اور کوئی خواب میں۔ اور کوئی بعد از زمانہ وحی اور کوئی قبل از زمانہ وحی اور کوئی بیت اللہ میں۔ اور کوئی اپنے گھر کے حجرہ میں اسی وجہ سے انبیاء کی رویت میں بھی اختلاف پڑا۔ کبھی کسی کو کسی آسمان میں دیکھا۔ اور کبھی کسی آسمان میں:۔

لیکن واضح ہو۔ کہ تعارض دُور کرنے کے لئے یہ جواب صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اگر پانچ معراج ہی تسلیم کئے جائیں تو پھر بھی وہ اختلاف جو انبیاء کی رویت کی نسبت پایا جاتا ہے۔ کسی طرح دور نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خود انہیں احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ انبیاء کے لئے خاص خاص مقامات آسمانوں میں مقرر ہو گئے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ حدیث معراج جو امام بخاری نے اپنی صحیح کی کتاب التوحید میں لکھی ہے۔ جو بخاری مطبوعہ کے صفحہ ۱۱۲۰ میں موجود ہے باوجود بلند پایگی کے یہی ہے۔ کہ ہر باب نبی آسمانوں پر اپنے اپنے مقام پر قرار یاب ہے۔ جس سے بڑھ نہیں سکتا۔ کیونکہ اس حدیث میں یہ فقرہ بھی درج ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ کو ساتویں آسمان میں دیکھا۔ اور جب ساتویں آسمان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے جانے لگے۔ تو موسیٰ نے کہا۔ کہ اے میرے رب مجھے یہ گمان نہ تھا۔ کہ مجھ سے بھی زیادہ کسی کا رفع ہوگا۔ اب ظاہر ہے۔ کہ اگر موسیٰ کے اختیار میں تھا۔ کہ کبھی پانچویں آسمان پر آجائے۔ اور کبھی چھٹے پر اور کبھی ساتویں پر تو یہ گریہ و بکا کیسا تھا۔ جیسے پانچویں سے یا چھٹے سے ساتویں پر چلے گئے۔ ایسا ہی آگے بھی جا سکتے تھے۔ اور قرآن کریم سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی شخص عروج میں اپنے نفسی نقطہ سے آگے گذر نہیں سکتا۔ ماسوا اس کے پانچ معراجوں کے ماننے سے ایک اور مصیبت یہ پیش آتی ہے۔ کہ قرآن کریم اور خدا تعالیٰ کے احکام میں محض بے جا اور لغو طور پر منسوخیت ماننی پڑتی ہے۔ اور اوامر ناقابل تبدیل اور مستمرہ کو فضول طور پر منسوخ ماننا پڑتا ہے۔ اور حکیم مطلق کو ایک لغو اور بے ضرورت تنسیخ کا مرتکب قرار دیکر پھر پشیمانی کے طور پر پہلے ہی حکم کی طرف عود کرنے والا اعتقاد کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ اگر قصہ معراج پانچ مرتبہ واقعہ ہوا ہے۔ تو پھر اس صورت میں یہ اعتقاد ہونا چاہیئے۔ کہ پانچ ہی دفعہ اوّل نمازیں پچاس مقرر کی گئیں۔ اور پھر پانچ منظور کی گئیں۔ مثلاً پہلی دفعہ کے معراج کے وقت میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ اور ان پچاس میں تخفیف کرانے کے لئے جیسا کہ بخاری کی یہ پنج حدیثیں ہی ظاہر کر رہی ہیں۔ کئی مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ اور اپنے رب میں آمد رفت کی یہاں تک کہ پچاس نماز سے تخفیف کرا کر پانچ نمازیں منظور کرائیں اور خدا تعالیٰ نے کہدیا۔ کہ اب ہمیشہ کے لئے غیر مبدّل یہ حکم ہے۔ کہ نمازیں پانچ مقرر ہوئیں۔ اور قرآن بھی پانچ کے لئے نازل ہو گیا۔ اور حسب آیات محکمہ قرآن کریم کے پانچ نمازوں پر عملدرآمد شروع ہو گیا اور سب قصہ لوگوں کو بھی سنا دیا گیا۔ کہ اب ہمیشہ کے لئے پانچ نمازیں مقرر ہو گئیں۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد دوسرا معراج ہوا۔ تو تمام پہلا ساختہ پرداختہ اس میں کالعدم کیا گیا۔ اور وہی پرانا جھگڑا از سر نو پیش آگیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے پھر نمازیں پچاس مقرر کر دیں۔ اور قرآن میں جو حکم وارد ہو چکا تھا۔ اس کا بھی کچھ لحاظ نہ رکھا۔ اور منسوخ کر دیا۔ مگر پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلی دفعہ کی طرح تخفیف کرانے کی غرض سے کئی دفعہ اپنے رب میں اور موسیٰ میں آمد رفت کر کے نمازیں پانچ مقرر کرائیں۔ اور جناب الٰہی سے ہمیشہ کے لئے یہ منظوری ہو گئی۔ کہ نمازیں پانچ پڑھا کریں۔ اور قرآن میں یہ حکم غیر مبدّل قرار پا گیا۔ لیکن پھر تیسری دفعہ کے معراج میں وہی مصیبت پیش آ گئی۔ اور نمازیں پچاس مقرر کی گئیں۔ اور قرآن کریم کی غیر مبدل آیتیں منسوخ کی گئیں۔ پھر بمشکل تمام بدستور مذکورہ بالا پچاس سے پانچ کرائیں۔ مگر چوتھی دفعہ کے معراج میں پھر پچاس مقرر کی گئیں۔ پھر جیسا کہ بار بار لکھا گیا ہے نہایت التجا اور کئی دفعہ کی آمد رفت سے پانچ کرائیں۔ اور خدا تعالیٰ نے پختہ عہد کر لیا۔ کہ اب پانچ رہیں گی۔ لیکن پھر پانچویں دفعہ کے معراج میں پھر پچاس مقرر کی گئیں۔ پھر بہت سی آمد و رفت کے بعد پانچ نمازیں مقرر کرائیں۔ مگر منسوخ شدہ آیتوں کے بعد پھر کوئی نئی آیت نازل نہ ہوئی۔ اب کیا یہ سمجھ میں آسکتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے احکام اس قدر کچے اور بے ثبات اور تعارض سے بھرے ہوئے ہیں۔ کہ اوّل پچاس نمازیں مقرر ہو کر پھر پختہ طور پر ہمیشہ کے لئے پانچ نمازیں مقرر کی جائیں۔ پھر تخلف وعدہ کر کے پانچ کی پچاس بنائی جائیں۔ پھر بار بار وعدہ توڑ دیا جائے۔ اور بار بار قرآن کی آیتیں منسوخ کی جائیں۔ اور حسب منشاء آیت کریمہ ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نات بخیر منھا او مثلھا اور کوئی آیت ناسخہ نازل نہ ہو۔ درحقیقت ایسا خیال کرنا وحی الٰہی کے ساتھ ایک بازی ہے۔ جن لوگوں نے ایسا خیال کیا تھا۔ اُن کا یہ مدعا تھا۔ کہ کسی طرح تعارض دُور ہو۔ لیکن ایسی تاویلوں سے ہرگز تعارض دُور نہیں ہو سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ اور بھی اعتراضات کا ذخیرہ بڑھتا ہے۔ اور کتاب التوحید کی حدیث جو بخاری کے صفحہ ۱۱۲۰ میں ہے جس میں قبل ان یوحیٰ الیہ لکھا ہے۔ یہ خود اپنے اندر تعارض رکھتی ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو یہ لکھدیا۔ کہ بعثت کے پہلے یہ معراج ہوا تھا۔ اور پھر اسی حدیث میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ نمازیں پانچ مقرر کر کے پھر آخر کار ہمیشہ کے لئے پانچ مقرر ہوئیں۔ اب ظاہر ہے۔ کہ جس حالت میں یہ معراج نبوت سے پہلے تھا۔ تو اس کو نمازوں کی فرضیت سے کیا تعلق تھا۔ اور قبل از وحی جبرائیل کیونکر نازل ہو گیا۔ اور جو احکام رسالت سے متعلق تھے وہ قبل از رسالت کیونکر صادر ہو گئے۔ غرض ان احادیث میں بہت سے تعارض ہیں۔ اگرچہ یہ نہیں کہا جاتا۔ کہ یہ حدیثیں موضوع ہیں بلکہ قدر مشترک ان کا بشرطیکہ قرآن سے معارض نہ ہو۔ قابل تسلیم اور واجب العمل ہے۔ ہاں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ نصوص بینہ قطعیہ قرآن کریم کو اُن پر مقدم رکھا جائے۔ اور اگر ایک محدث جس کو خدا تعالیٰ سے بذریعہ متواتر تعلیمات ایک علم قطعی یقینی ملا ہے۔ قرآن سے اپنی وحی تحدیث کو موافق و مطابق پاکر ان احادیث کو جو اخبار و قصص سے متعلق ہیں۔ اور تعامل کے سلسلہ سے باہر ہیں۔ مقدم سمجھے۔ اور ان ظنی امور کو اس یقین کے تابع کرے۔ جو اس کو ایسے چشمہ فیض سے حاصل ہوا ہے جس سے وحی نبوت ہے۔ تو یہ اس کو حق پہنچتا ہے۔ کیونکہ ظن کو یقین کے تابع کرنا عین معرفت اور سراسر سیرت ایمان ہے ؛

اور اگر یہ کہا جائے۔ کہ بعض جگہ قرآن میں بھی تعارض پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کی سولہ آیتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو شخص فوت ہو جائے۔ پھر دنیا میں کبھی نہیں آسکتا۔ اور دو موتیں کبھی کسی پر وارد نہیں ہو سکتیں۔ لیکن بعض جگہ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ بنی اسرائیل کی فلاں قوم کو ہم نے مارا۔ اور پھر زندہ کیا۔ اور ایک نبی عزیر یا کسی اور کو سو برس تک مارا۔ اور پھر زندہ کیا۔ اور ابراہیم کی معرفت چار جانور زندہ کئے گئے۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ قرآن کریم میں ہرگز تعارض نہیں پایا جاتا بلکہ یہ شبہ صرف قلت فہم اور جہالت سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ سچ ہے۔ کہ قرآن کریم کی سولہ آیتوں سے کھلے کھلے طور پر یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو شخص فوت ہو جائے پھر ہرگز دنیا میں نہیں آتا۔ اور ایسا ہی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ لیکن یہ ہرگز سچ نہیں ہے۔ کہ ان تمام مقامات میں جہاں مردہ زندہ ہونا لکھا ہے واقعی اور حقیقی موت کے بعد زندہ ہونا لکھا گیا ہے بلکہ لغت کے رُو سے موت کے معنی نیند اور ہر قسم کی بے ہوشی بھی ہے۔ پس کیوں آیات کو خواہ نخواہ کسی تعارض میں ڈالا جائے۔ اور اگر فرض کے طور پر چار جانور مرنے کے بعد زندہ ہو گئے ہوں۔ تو وہ اعادہ روح میں داخل نہیں ہو گا۔ کیونکہ بجز انسان کے اور کسی حیوان اور کیڑے مکوڑے کی روح کو بقا نہیں ہے۔ اگر زندہ ہو جائے۔ تو وہ ایک نئی مخلوق ہو گی۔ چنانچہ بعض رسائل عجائب المخلوقات میں لکھا ہے۔ کہ اگر بہت سے بچھو کوٹ کر ایک ترکیب خاص سے کسی برتن میں بند کئے جائیں۔ تو اس خمیر سے جس قدر جانور پیدا ہونگے۔ وہ سب بچھو ہی پیدا ہونگے۔ تو اب کیا کوئی دانا خیال کر سکتا ہے۔ کہ وہی بچھو دوبارہ زندہ ہو کر آ گئے۔ جو مر گئے تھے۔ بلکہ مذہب صحیح جو قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے۔ یہی ہے۔ کہ مخلوقات ارضی میں سے بجز جن اور انس کے اور کسی چیز کو ابدی روح نہیں دیا گیا۔ پھر اگر خلق اللہ کے طور پر کسی مادہ سے خدا تعالیٰ کوئی پرندہ پیدا کر دے۔ تو کیا بعید ہے۔ مگر ایسی روح کا اعادہ جو حقیقی موت کے طور پر قالب سے نکل گیا تھا وعدہ الٰہیہ کے برخلاف ہے۔ تمام مقامات قرآن کریم میں جو احیاء موتےٰ کے متعلق ہیں۔ جن میں یہ مذکور ہے۔ کہ فلاں قوم یا شخص کو مارنے کے بعد زندہ کیا گیا۔ اُن میں صرف اماتت کا لفظ ہے۔ توفی کا لفظ نہیں۔ اس میں یہی بھید ہے۔ کہ توفّی کے حقیقی معنے وفات دینے اور روح قبض کرنے کے ہیں۔ لیکن اماتت کے حقیقی معنے صرف بار بار اور موت دینا نہیں بلکہ سلانا اور بے ہوش کرنا بھی اس میں داخل ہے۔ ہاں یہ بھی بالکل ممکن اور جائز ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کسی حیوان یا انسان یا پرند کو ایسی حالت میں بھی کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے حقیقی موت سے بچا دے۔ اور اس کی روح کا اس کے پاش پاش شدہ جسم سے وہی تعلق قائم رکھے۔ جو نیند کی حالت میں ہوتا ہے۔ اور پھر اس کے جسم کو درست کر دیوے اور اس کو نیند کی حالت سے جگا دیوے۔ کیونکہ وہ ہر یک بات پر قادر ہے۔ اپنی صفات قدیمہ اور اپنے عہد اور وعدہ کے خلاف کوئی بات نہیں کرتا۔ اور سب کچھ کرتا ہے۔ فتدبر فی ھذا المقام ولا تکن من الغافلین "

(ازالہ اوہام)

احمدی مشن

حضرت مسیح موعودؑ کے احسانات

نمبر (۴)

---

(۱۱)۔ قرآن کریم میں اور احادیث میں کثرت سے دعائیں مندرج تھیں۔ اور پھر کثرت سے مسلمان ان کو پڑھتے بھی تھے۔ مگر اس کے فیوض اور برکات سے بالکل بے بہرہ تھے۔ الفاظ تھے۔ مگر ان الفاظ کی حقیقت اور اُن کے فلسفہ سے دل ان کے محروم تھے حتّٰی ایک زمانہ مسلمانوں پر ایسا آگیا۔ کہ دعا کی قبولیت اور اُس کی برکات سے ہی انکار کر بیٹھے۔ اور نہ صرف عوام بلکہ سرسید جیسے مسلمانوں کے رہنما بھی دعا سے منکر ہو بیٹھے۔ مگر قربان جاؤں اس قادیانی مسیح کے اس نے دعا کی ایسی فلاسفی پیش کی۔ کہ وہ جو آستانہ الٰہی سے بالکل بیگانہ دل رکھتے تھے ان کو دعا میں لذت اور سرور آنے لگا۔ اور سچے دل سے خشوع اور خضوع آستانہ الٰہی پر پیدا ہو کر دل اس کی طرف مائل ہو گئے۔ اور ہزاروں نہیں لاکھوں انسان دعا کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لذت سے سرور ہوئے۔ یہاں تک کہ دعا کی قبولیت کو بطور نشان کے سرسیّد کے آگے رکھ دیا۔ کہ دیکھو یہ میری دعا ہے۔ جو قبول ہوئی ہے۔ اور اپنے وقت پر اس کا ظہور ہوگا۔ غرض دلائل سے اقوال سے اور خود اپنی قبول شدہ دعاؤں سے دعا کی حقیقت اور معرفت کا ایک جہان کو قائل کر دیا ؛

---

(۱۲) دوزخ اور جنت کی حقیقت آپ نے آکر ایسی بیان کی۔ کہ جس کو معقول آدمی پڑھکر انکار نہیں کر سکتا۔ اگر مولویوں کی پیش کردہ جنت اور دوزخ کا نقشہ یورپ میں جاکر پیش کیا جاتا۔ تو وہ ہرگز قبول نہ کرتے۔ وہ کیا آج ہزاروں اعتراض عیسائیوں اور آریوں نے علماء کی پیش کردہ جنت پر کئے ہیں۔ اور جس کے جواب دینے سے ان کی روح کانپتی ہے۔ ہاں اب تو آریہ اور عیسائی بھی احمدیوں کی پیش کردہ جنت اور دوزخ کی فلاسفی پر اعتراض کرنے سے جی چراتے ہیں۔ اور دل اُن کے مان چکے ہیں۔ کہ واقعی مرزا صاحب کی پیش کردہ جنت اور دوزخ کی حقیقت ہی صحیح ہے ؛

---

(۱۳) پھر فرشتوں کی حقیقت آپ نے بیان کی۔ مسلمانوں کے بڑے بڑے علماء اور فضلاء یورپ کی رَو میں بہ گئے۔ اور فرشتوں کا ہی انکار کر دیا۔ اور کہدیا کہ فرشتوں کا وجود ایک وہمی ہے۔ کوئی فرشتہ وغیرہ نہیں اور دوسری طرف اس قدر فرشتوں کی بھرمار ہمارے مفسروں نے لکھی کہ واقعی موجودہ علم کا جاننے والا انکار کے سوا کچھ کہہ ہی نہیں سکتا تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر دوبارہ فرشتوں پر ایمان پیدا کر دیا۔ بلکہ ہزاروں انسانوں کا تعلق آپ کی طفیل ان سے ہوگیا۔ مولویوں کے بیان کردہ فرشتوں کے تو پَر کٹے ہوئے تھے۔ وہ کسی کے پاس نہیں آسکتے تھے۔ اور نہ کسی سے تعلق رکھ سکتے تھے۔ ہاں ہاں شیطان کے لئے اور اس کی ذریت کے لئے در کھلے تھے۔ اور خوب اُمتِ محمدیہ کو گمراہ کر سکتے تھے لیکن فرشتے نکمے اور پنشن یافتہ قرار دیئے گئے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اوّل اس بات کا اقرار دنیا سے کرایا۔ کہ فرشتے ہیں۔ اور اسکے ثبوت میں حضور نے اپنے تعلق کو پیش کیا۔ جو فرشتوں کے ساتھ تھا۔ اور پھر اقرار ہی پر نہ چھوڑا بلکہ منوا دیا اور ہزاروں انسانوں کا تعلق فرشتوں سے قائم کر کے دنیا کو دیکھا دیا۔ کہ قرآن کریم کے پیش کردہ ملائکہ حق ہیں۔ اور ان پر ایمان لانا فرض ہے ؛

---

(۱۴) پھر علاوہ اس کے عرش کی حقیقت حضور نے بیان کی۔ ورنہ اگر مولویوں کا پیش کردہ عرش یا تخت ہی صحیح ہوتا۔ تو ہزارہا اعتراض آریوں اور عیسائیوں کے جو اس پر ہوتے اس کا جواب دیتے۔ مگر کس قدر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا احسان ہے۔ کہ آپ نے وہ حقیقت بیان کی کہ جس کو سُن کر آریوں اور عیسائیوں کے بھی منہ بند ہو گئے۔ اور علماء وقت دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ گئے۔ اور یہاں تک کہ ثناء اللہ جیسا دشمن احمدیت بھی مخالفین کے سامنے حضور کی پیش کردہ عرش کی حقیقت بیان کرنے لگا۔ بلکہ آج تو ہر مناظر غیر احمدی علماء کا آریوں اور عیسائیوں کے مقابل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بغل میں چھپائے بیٹھا ہوگا۔ اگر کوئی دل چلا پوچھ بیٹھے کہ حضرت یہ کیا قادیانی کی کتابیں اور آپ؟ تو اس وقت نہایت خجالت سے جواب دینگے۔ کہ حضرت ان مخالفوں کا جواب ہم کیا دے سکتے ہیں۔ یہ مرزا صاحب ہی تھے۔ جنہوں نے ان کا منہ بند کیا۔ اور ہم بھی آج انہی ہتھیاروں کو لے کر میدان میں ٹھیر سکتے ہیں۔ ورنہ ہماری شکست منہ کھولے سامنے کھڑی ہے۔ غرض حضور کے بیان کردہ دلائل سے آج مخالفین بھی فائدہ اُٹھا رہے ہیں ؛

---

(۱۵) :- علاوہ اس کے حضور نے عربی زبان کو اُمّ السنہ ثابت کیا۔ جب آریوں اور عیسائیوں نے زبان کی قدامت اور ... السنہ پر اعتراض کئے۔ تو حضور نے دس ہزار روپیہ کا اشتہار شائع کیا۔ اور ایک کتاب منن الرحمٰن لکھکر تمام مخالفین اسلام کو چیلنج دیا۔ کہ آؤ اپنی زبان کی قدامت ثابت کرو۔ اور دس ہزار روپیہ مجھ سے لو۔ اور عربی زبان کو تمام زبانوں کی ماں ثابت کرنے کے لئے دلائل دیئے مگر آج تک کسی مخالف کو اس میدان تحقیق میں آنے کی طاقت نہیں ہوئی۔ البتہ ہمارے مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس اشتہار سے فائدہ اٹھایا۔ اور ایک مناظرہ میں جو امرتسر میں ایک آریہ سے قرآن اور وید کے الہامی ہونے پر ہوا تھا۔ اس میں جب عربی زبان پر اس نے بے شمار اعتراض کئے۔ تو ان کے جواب سے عہدہ برآ نہ ہونے کی وجہ سے مجبوراً اسے کہنا پڑا کہ آپ نے جو عربی زبان کے متعلق طول طویل تقریر کی ہے۔ میرے مضمون سے خارج ہے۔ اسلئے میں اس کا جواب دینا اپنا فرض نہیں سمجھتا۔ اس کا جواب لینا ہو۔ تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب منن الرحمٰن ملاحظہ کریں۔ چونکہ ابھی کتاب شائع نہیں ہوئی تھی ورنہ مولوی صاحب وہی اس کا جواب وہاں سے دیکھ کر دے دیتے ؛

---

(۱۶) :- پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اردو زبان پر بھی احسان ہے۔ اس میں ایسے الفاظ حضور نے داخل فرمائے۔ جس کو دنیا آپ سے پہلے نہ جانتی تھی۔ چنانچہ زندہ کتاب زندہ خدا زندہ زبان زندہ رسول زندہ مذہب۔ اب بھی خدا بولتا ہے اور اب بھی بنا سکتا ہے جسے چاہے کلیم وغیرہ۔ بیسیوں الفاظ ہیں جو تم مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں میں پا سکتے ہو۔ مگر حضور سے پہلے لکھی ہوئی کتابوں میں آپ ہرگز نہ پا سکیں گے۔ پھر حضور نے اردو زبان میں کتابیں لکھیں۔ جن کو قیامت تک کوئی مٹا نہیں سکتا۔ دیکھو آریوں نے ہزاروں جتن اس زبان کے مٹانے کے لئے کئے اور کر رہے ہیں۔ مگر حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعود علیہ السلام کی طفیل یہ ہرگز نہ مٹ سکے گی۔ بلکہ حضور کی امداد سے یہ زبان ایک زندہ زبان کہلانے لگ پڑی۔ اور انشاء اللہ زندہ رہے گی۔ اب جس ملک اور جس علاقہ جس قوم اور جس زبان کا آدمی حضور کی جماعت میں داخل ہوگا۔ اس کے لئے لازمی ہے۔ کہ حضور کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اردو زبان سیکھے۔ اسی طرح یہ زبان دن بدن ترقی کرتی جائیگی۔ وہ لوگ اور وہ سوسائٹیاں جو زبان اردو کو فروغ دینے کے درپے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہوں ؛

---

(۱۷) علاوہ مذکورہ بالا احسانوں کے ایک احسان حضور کا مسلمانوں پر یہ بھی ہوا۔ کہ دجّال کے متعلق جو غلط عقائد مسلمانوں میں سرائت کر گئے تھے۔ ان کی حضور نے اصلاح فرمائی۔ اور بتایا کہ دجّال دراصل ایک فرد واحد نہیں۔ بلکہ ایک قوم ہے۔ جو اسلام کے مٹانے کے لئے پادریوں کا روپ اختیار کر کے نمودار ہوئی ہے۔ اور جن کی غرض رات اور دن ربنا المسیح ہی سنوانا ہے۔ اس کے لئے کہیں اسکولوں اور کالجوں کو ذریعہ تبلیغ بنایا گیا۔ اور کہیں ہسپتالوں کے ذریعہ مسیح کی خدائی سنوائی جاتی ہے۔ اور کہیں پانی کی طرح روپیہ خرچ کر کے کتابوں اور ٹریکٹوں اور رسالوں کی اشاعت کر کے اسلام کے مٹانے کی کوشش کرتے تھے۔ غرض جو غلط نقشہ دجال کا اور پھر اس کے گدھے کا اور اس کے کاموں کا مسلمانوں نے اپنے وہم میں خیال کر رکھا تھا۔ اس کی حضور نے اصلاح کی۔ اور علاوہ اس کے مسیح کے نزول کی حقیقت آپ نے قرآن اور احادیث کی روشنی میں ایسی بیان کی۔ کہ جن کا انکار سوائے اندھوں کے کوئی نہیں کر سکتا۔ ایسا ہی وفات مسیح ناصری قرآن احادیث اور اقوال سلف صالحین اور عقل نقل سے ثابت کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو دوبالا ثابت کر دیا۔ اور عیسائیوں کے خدا یسوع مسیح کی موت ثابت کر کے ساتھ ہی عیسائیت کو مار دیا۔ پھر ختم النبوت کی حقیقت بیان کر کے حضور نے تمام انبیاء کے سرتاج کی شان ان معنوں میں ثابت کر دی۔ کہ حضور کی غلامی انسان کو مقام نبوت پر سرفراز کر دیتی ہے۔ دنیا میں کوئی نبی ایسا نہیں ہوا۔ کہ جس کی غلامی سے انسان مقام نبوت حاصل کر سکتا ہو۔ مگر صرف اور صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ باپ ہیں۔ جو کہ اپنی اولاد کو اس اعلیٰ انعام کا وارث کر دیتے ہیں۔ جسے دوسرے لفظوں میں نبی کہتے ہیں ؛

---

(۱۸) :۔ علاوہ ان احسانوں کے حضور نے ایک احسان دنیا کی گورنمنٹوں پر بھی کیا۔ وہ اس طرح کہ حضور نے اقرار بیعت میں ہی یہ الفاظ ہر احمدی سے سنوائے۔ کہ "تمہیں بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہنا ہوگا"۔ اس طرح اب حضور کا ماننے والا خواہ افغانستان میں رہنے والا ہو یا ایران میں ہندوستان میں ہو۔ یا انگلستان میں افریقہ میں ہو یا امریکہ میں۔ جرمن میں ہو یا جاپان میں چین میں ہو یا روم میں کہیں بھی ہو۔ وہ اپنی اپنی سلطنتوں کے قوانین کا باغی نہ ہوگا۔ ہاں اگر اپنے حقوق کی حفاظت کا سوال پیدا ہو۔ تو بھی ایک احمدی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ماننے والا قانون کے اندر رہتے ہوئے اپنے تلف شدہ حقوق کی حفاظت کر سکتا ہے۔ آج ہندوستان کے اندر کانگرس قریباً نصف صدی سے بغاوت کے طریقہ پھیلا رہی ہے۔ ہزاروں نہیں لاکھوں لیکچرار اپنی فصاحت اور بلاغت اور معلومات کے اظہار کے لئے گاؤں بہ گاؤں اور شہر بہ شہر پھر کر بغاوت پر لوگوں کو آمادہ کرتے ہیں۔ اور کبھی ان کا ایسا اثر ہوتا ہے۔ کہ یک دم وہ آگ بھڑک اٹھتی ہے اور گورنمنٹ کے لئے کتنی مشکلات پیدا کر دیتی ہے۔ سینکڑوں آدمی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ ہزاروں جانیں تلف ہوتی ہیں۔ جیل کی روٹی بڑھتی ہے۔ بارود اور سکہ کا استعمال ہوتا ہے۔ نوجوں میں بعض وقت حرکت پیدا کی جاتی ہے۔ گرفتاریاں ہوتی ہیں۔ لاٹھی چارج ہوتا ہے۔ گورنروں پر فائر کئے جاتے ہیں۔ پولیس کے لئے کس قدر مصائب ہیں۔ اور پھر اس قدر حملوں اور دفعیہ کے باوجود بغاوت کی آگ نہیں سرد ہوتی۔ ان کے لیکچروں سے زبردست پیدا ہونے والی رَو میں اگر کسی کا دل نہیں بہتا اور کسی دل پر اثر نہیں ہوتا۔ تو وہ صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تربیت یافتہ احمدی جماعت ہے۔ گو ہمارے دماغ بھی پلٹ سکتے ہیں۔ ہماری عقل بھی چکرا سکتی ہے۔ ہم بھی ایک جگہ جمع ہو کر گورنمنٹ کے خلاف تجاویز سوچ سکتے ہیں۔ بغاوت کر سکتے ہیں۔ لوگوں کی ہاں میں ہاں ملا کر ان مشکلوں سے نکل سکتے ہیں۔ جو کہ گورنمنٹ کی وفاداری کے اظہار میں ہمیں پیش آتی رہتی ہیں۔ ٹوڈی کا خطاب ملتا ہے۔ تو کہیں خوشامدی کہا جاتا ہے۔ اور کہیں گورنمنٹ کے "تنخواہ دار ٹٹو" کا ڈپلومہ ملتا ہے۔ اور کہیں خطابوں اور جاگیروں اور نوکریوں کے حصول کے لئے گورنمنٹ کے آدمی کہا جاتا ہے۔ باوجود ان سب اقوال بد سننے کے ایک احمدی کے دل میں بغاوت کے متعلق ذرا بھی جنبش پیدا نہیں ہوتی۔ اگر ہزاروں اور لاکھوں روپیہ بھی گورنمنٹ خرچ کر کے ایسے وفادار پیدا کرتی تو ہرگز نہ ہو سکتے۔ یہ مسیح موعود علیہ السلام کا ہی احسان ہے۔ گورنمنٹ برطانیہ اور ہند پر بلکہ دنیا کی سب گورنمنٹوں پر کہ بغیر کسی معاوضہ اور لالچ و طمع نفسانی کے ایسے وفادار ان کی رعایا میں بنا دیئے۔ اور جوں جوں آپ کی تعلیم دنیا قبول کرتی جائیگی۔ ساتھ ہی ساتھ بغاوت اور قانون شکنی کا خیال بھی مفقود ہوتا جائے گا۔ (باقی دارد)

احباب افریقہ کو یاددہانی

تیسری مرتبہ معاونین فاروق کو جو بیرون ہند۔ افریقہ۔ جدہ وغیرہ مقامات میں ہیں۔ توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ فاروق کی طرف خیال فرماویں۔ اور اسکی امداد حسب توفیق فرمائیں۔ جدید خریدار بھی دیگر عند اللہ ماجور ہوں (مینیجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

قانون قدرت اور مسیح کی بن باپ ولادت

نمبر (۴)

خلاصہ مضمون

(۱) خدا تعالیٰ نے تخلیق بنی آدم کے لئے ایک قانون یہ جاری کیا۔ کہ بغیر اسباب معتادہ کے محض اپنی قدرت سے انسان کو پیدا کرے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ واذ قال ربک للملئکۃ انی خالق بشرا من طین ۔ ص رکوع ۷۔ اور تیرے رب نے ملائکہ کو کہا۔ کہ میں انسان کو مٹی سے اپنی قدرت کے ماتحت پیدا کرنے لگا ہوں۔ جب وہ ٹھیک ٹھاک ہو جائے تو تم اس کے ضرور فرمانبردار ہونا ؛

(۲) = دوسرا قانون تخلیق بنی آدم کے لئے ماں اور باپ کے توسل کو ترقی نسل کا ذریعہ ٹھیرایا۔ چنانچہ فرمایا۔ انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج۔ الدہر الخ ؛

(۳) = جس خدا نے اپنے پہلے قانون کو توڑا اور دوسرا قانون جاری کر دیا۔ وہ اب بھی طاقت رکھتا ہے کہ تخلیق بنی آدم کے لئے کوئی اور قانون جاری کر دے۔

---

(۴) :۔ یہ کہنا کہ فلاں امر مثلاً چاند اور سورج کا ایک ہی مہینہ ماہ رمضان میں گرہن ہونا یا یونس کا تین دن تک مچھلی کے پیٹ میں صحیح سالم زندہ رہکر پھر زندہ ہی باہر نکل آنا۔ یا ایک ہی حمل میں تین یا چار بچوں کا پیدا ہو جانا یا بچہ کا کسی حیوان کی شکل پر پیدا ہونا یا یحییٰ نبی کا بغیر مس بشر کے پیدا ہو جانا یا حضرت مسیح علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا یا بندوں کے پستانوں سے دودھ کا نکلنا۔ حتیٰ کہ بچوں کا اس دودھ سے پرورش پانا اور بکرے کا دودھ دینا یا شق القمر کا ہونا سب امور قانون قدرت کے برخلاف ہیں۔ ان امور نادرہ کو قانون قدرت کے برخلاف کہنا کمی ایمان کا باعث اور جہالت ہے حالانکہ یہ امور نادرہ قانون قدرت کے برخلاف نہیں ہوتے ؛

---

(۵) وہ قادر خدا اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا جاری شدہ قانون بھی بدل لیا کرتا ہے۔ مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں ہی داخل ہوتا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم کا آگ میں ڈالا جانا۔ لیکن اُن کا اس آگ میں سے صحیح سالم بچ جانا۔ حالانکہ آگ کا قانون جلانا تھا۔ مگر اپنے خاص بندے کے لئے اس جاری شدہ قانون کو توڑا گیا۔

(۶) :۔ یہ کہنا کہ جس قدر انسان کے احاطہ علم میں خدا تعالیٰ کی قدرتیں آگئی ہیں۔ اس کے سوا کچھ نہیں یہ حماقت ہے۔ اس صورت میں تو خدا تعالیٰ کو محدود ماننا پڑے گا۔ نیز اس کی قدرتیں بھی انسان کے علم سے زیادہ نہیں ہونگی۔ حالانکہ خدا کی قدرتوں پر انسان کا محیط ہونا ایسا ہی ہے۔ جیسا خدا پر محیط ہونا اور یہ خیال کفر ہے ؛

---

(۷) :۔ پھر جب ہم یہ مان چکے ہیں۔ شاید ہمارے لاہوری دوست نہ مانتے ہوں۔ کہ اس کی حکمتیں اور قدرتیں غیر متناہی ہیں۔ تو پھر اس بات کو ماننا پڑے گا۔ کہ اس کی تمام حکمتوں اور قدرتوں کا علم تمام کا تمام حاصل ہو جانا محال ہے۔ اور ہماری یہ نہایت ہی کم ظرفی اور سفاہت ہوگی۔ اگر ہم اپنے ہی اقل قلیل پیمانہ سے خدا تعالیٰ کی غیر محدود حکمتوں اور قدرتوں کو ناپنے لگیں۔

(۸) :۔ باوجودیکہ پیدائش کے قانون اور طریقہ کو ہم معلوم کر چکے ہیں۔ مگر پھر بھی اس کی تمام حکمتوں اور قدرتوں پر احاطہ کر لینا انسان کا محال اور ممتنع ہے ؛

---

(۹) :۔ اطبار ہماری تائید کرتے ہیں۔ اور مختلف قوموں اور نسلوں میں ایسی عورتوں کا وجود بتاتے ہیں۔ کہ جن کے اندر قدرت نے دونوں قوتیں رجولیت اور انثیت کی پیدا کی ہوتی ہیں۔ اور وہ کسی سخت خیال شہوت کے جوش سے ان کی منی دونوں کام کر جاتی ہے۔ اور وہ حاملہ ہو جاتی ہے۔ اور مدت مقررہ کے بعد بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور مرد کے توسل کا نام و نشان نہیں ہوتا۔ اس پر ہمارے کرمفرما ڈاکٹر بشارت احمد حال کی نئی شائع کردہ کتاب ولادت مسیح از روئے قرآن و انجیل میں فرماتے ہیں:۔

"کہ اس طرح سے خدا تعالیٰ کا کسی عورت کے ہاں بچہ پیدا کر دینا عجوبہ تو ہے۔ مگر اس عفیفہ اور پاک دامن کی رسوائی خود خدا نے کرائی۔ اس کا کیا علاج۔ ایک وقت تک تو وہ بچاری نیک صالح صدیقہ اور پاک دامن مشہور رہو۔ اور یکایک اس کی پاک دامنی کو خاک میں ملانے والا پھر نعوذ باللہ خدا ہوا جو باطل ہے۔ اور عجوبہ پرستوں کا خدا پر بھی ہلا تھا صاف"

اب اس ڈاکٹر سے کوئی پوچھے۔ کہ جناب آپ آنحضرتؐ کی دعویٰ سے قبل زندگی کو بے لوث اور پاک اور بے عیب بھی مانتے ہو یا نہیں۔ کیا قرآن شریف حدیث تاریخ اس پر گواہ نہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب کے تمام مخالف دعویٰ سے قبل امین راست باز بے عیب خدا کا عاشق مخلوق کا ہمدرد مانتے تھے۔ پھر خدا تعالیٰ نے یکایک آپ سے دعویٰ نبوت کرا کے تمام وہ خطابات جو قوم سے پاک دامنی اور بے عیب ہونے کے متعلق تھے نعوذ باللہ خاک میں نہیں ملا دیئے۔ وہ جو امین اور صادق کہتے تھے۔ انہوں نے ہی ساحر مجنون کاذب مفتری جھوٹا وغیرہ وغیرہ کے الفاظ سے یاد نہیں کیا۔ شاید تمہارے جیسے درپردہ دہریت کے حامی یہی اعتراض آپؐ پر بھی کرتے ہوں۔ کہ خدا نے خود جہان میں نعوذ باللہ آپؐ کو رسوا کرایا۔ گھر بار چھڑایا۔ قوم سے علیحدہ کرایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باپ کو بیٹے کا دشمن بنایا۔ اور عجب یہ کہ سب کچھ خود خدا نے کرایا۔ اور یہ امر حضور سے ہی مخصوص نہیں بلکہ ہر نبی اور رسول کے ساتھ خدا نے یہی معاملہ کیا تو اگر اس سنت مستمرہ کے مطابق خدا کسی عورت عفیفہ صدیقہ صالحہ کے ساتھ نبیوں والا معاملہ کرا دے تو کیا عجب؟

---

(۱۰):۔ باوجودیکہ خدا تعالیٰ قانون کا بنانے والا ہے۔ اور اس بات پر بھی قادر ہے۔ کہ مرد سے ہی بچہ پیدا کر دے۔ یا حجر شجر سے انسان کو بنا دے کیونکہ ان ربک فعال لما یرید۔ تیرا رب جو چاہے کر سکتا ہے۔ اور پھر لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون کی وہ شان رکھتا ہے۔ وہ اپنے کاموں کے متعلق پوچھا نہیں جاتا۔ ہاں اس کے سوا ہر شے سے اس کے کاموں کے متعلق سوال کیا جا سکتا ہے اور یخلق ما یشاء وھو علی کل شیئ قدیر۔ کہ وہ پیدا کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے۔ کیونکہ ہر شے کے پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ پھر بھی ہم کہتے ہیں۔ کہ جو قانون اس نے بنایا اس کا وہ پابند بھی ہے اور وہ امور جو نادر الوقوع ہوتے ہیں۔ مثلاً شق القمر اور مسیح کی پیدائش وغیرہ ہیں)۔ وہ اس کے جاری شدہ عام قانون کے برخلاف ہیں کہنا غلط ہے۔ کیونکہ اس قسم کے امور انسانوں کے دلوں کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے اور انسانوں کے ایمان کے ازدیاد کا باعث ہوتے ہیں۔ وہ یہ امور نادرہ قانون قدرت کے برخلاف نہیں ہوتے۔ "تلک عشرۃ کاملۃ"۔

علاوہ اس کے جب ہم قرآن کریم کی طرف غور کرتے ہیں۔ تو ایک قانون یا ایک حکم انسانوں کے لئے خدا تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا پاتے ہیں۔ فرمایا۔ ادعوھم لآبائھم ھو اقسط عند اللہ فان لم تعلموا آباءھم فاخوانکم فی الدین ومواليكم۔ احزاب کہ اے مسلمانو تم آپس میں ایک دوسرے کو باپوں کی طرف نسبت دیکر بلایا کرو۔ یہ بات خدا کے نزدیک بہتر ہے۔ پس اگر تم ان کے باپوں کو نہ جانو۔ تو بھی وہ تمہارے دین میں بھائی ہیں اور دوست۔ اب اس خود بیان کردہ حکم کے برخلاف خدا تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت مسیح کو باپ کی بجائے ماں کی طرف نسبت دیتا ہے۔ اور اتنے بڑے صحیفہ مطہرہ میں ایک لفظ بھی ایسا بیان نہیں کرتا۔ جس کا مطلب یہ ہو۔ کہ حضرت مسیح ابن یوسف نجار بلکہ ابھی مسیح کا دنیا میں نام و نشان بھی نہیں ہوتا۔ تو آنے والا فرشتہ بشارت کے ذریعہ حضرت مریم کو مسیح کی کنیت ان الفاظ میں بتاتا ہے۔ ان اللہ یبشرک منہ اسمہ المسیح عیسیٰ ابن مریم الآخر۔ کہ وہ مسیح عیسیٰ یوسف کا نطفہ اور بیٹا نہیں ہوگا۔ بلکہ مریم کا جس کی اللہ بشارت دیتا ہے۔ اب یہ خدا کی قولی اور فعلی شہادت ہماری تائید اور حمایت کر رہی ہے۔ کہ واقعہ میں خدا کے علم میں بھی مسیح کا کوئی حقیقی باپ نہ تھا۔ تبھی تو بار بار خدا تعالیٰ قرآن کریم میں مسیح ابن مریم پکارتا ہے۔ اور ایک جگہ بھی ابن یوسف نہیں کہتا۔ ہاں ہمارے پیغامی حضرات اس پر کبھی کبھی یہ فرما دیا کرتے ہیں۔ کہ دنیا میں ہم سینکڑوں مثالیں پاتے ہیں۔ کہ باپ کی طرف نسبت نہیں بلکہ ماں کی طرف نسبت مشہور ہو جاتی ہے۔ مثلاً امام ابن تیمیہ جو مشہور بزرگ ہیں۔ اسلام میں مگر وہ ماں کی نسبت سے مشہور ہیں۔ ایسا ہی فاطمہ وغیرہ۔ تو ان حضرات کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ نام لوگوں نے تجویز کئے ہیں۔ اور قرآن کریم کے صریح حکم کے برخلاف ہیں۔ ہم تو قرآن کریم سے نظیر مانگتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے مسیح کے علاوہ کسی اور بزرگ کو جس کا حقیقی باپ بھی تھا خدا تعالیٰ نے باپ کی بجائے ماں کی طرف نسبت دیکر بلایا ہو۔ پھر یہ بھی تو سوچنا چاہیئے کہ وہ ہستی علیم اور خبیر ہے۔ اور وہ جو سچ ہو اسی کا اظہار کرتی ہے۔ جبکہ اس کے علم میں حضرت مسیح کا حقیقی باپ یوسف نجار تھا۔ تو اس نے اس کا اظہار کیوں نہ کیا علاوہ اس کے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ایک قانون اپنی قولی کتاب میں مقرر کرتا ہے۔ پھر اس قانون کے برخلاف خود ہی اس میں استثنائی صورت پیدا کر کے ہمارے لئے ایک نظیر پیش کر دیتا ہے۔ جس کا انکار واقعات کی روشنی میں ہو نہیں سکتا۔ (باقی دارد)

یہودی مشن

رسالہ کذبات مرزا کا جواب

بسلسلہ گذشتہ

(از ماسٹر محمد علی اظہر)

(ہفتم) نبی کی ساتویں علامت یہ ہے۔ کہ جب اس کی مخالفت حد سے بڑھ جاتی ہے۔ تو بطور سزا کے خدا تعالیٰ کی طرف سے عذاب نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے:۔

(ا) وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ واذا اردنا ان نھلک قریۃ امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا فحق علیھا القول فدمرنھا تدمیرا۔ پ ۱۵۔ اور جب تک ہم رسول نہ بھیج لیں ہم عذاب کرنے والے نہیں۔ اور جب ہم ارادہ کرتے ہیں۔ کہ کسی بستی کو ہلاک کر دیں۔ تو اس کے آسودہ حال لوگوں کی طرف حکم بھیجتے ہیں۔ پس وہ اس کی نافرمانی کرتے ہیں۔ پس ان پر قول عذاب حق ہو جاتا ہے۔ پس پھر ہم ان کو تباہ کر دیتے ہیں۔

(ب) وما کان ربک مھلک القری حتی یبعث فی امھا رسولا یتلوا علیھم اٰیتنا وما کنا مھلکی القری الا واھلھا ظلمون پ ۲۰۔ اور تیرا رب بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہیں۔ جب تک ان میں کسی بستی میں رسول نہ بھیج لے۔ جو ان کو ہماری آیتیں سنائے۔ اور ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے والے نہیں۔ مگر اس وقت کہ اس کے لوگ ظالم ہوں۔

(ج) ولقد جاءھم رسول منھم فکذبوہ فاخذھم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

العذاب وھم ظلمون ۵ پ ۱۴ ع ۱۱ - اور ان کے پاس انہیں میں سے رسول آیا - پس انہوں نے اس کی تکذیب کی - پس ان کو عذاب نے پکڑ لیا - کیونکہ وہ ظالم تھے ؛

پہلی دونوں آیتوں میں "حتیٰ" کے لفظ سے عذاب نازل ہونے کی حد مقرر کر دی گئی ہے - یعنی عذاب تب نازل ہوتا ہے - جب رسول آکر ان پر اتمام حجت کر لے - اور وہ اس کی نافرمانی کر کے ظالم بن جائیں - اور عذاب کے مستحق ہو جائیں - اور تیسری آیت میں بھی یہی بات بالوضاحت بیان فرمائی ہے - کہ رسول کی تکذیب کرنے کی وجہ سے وہ ظالم ہو جاتے ہیں - تب اُن کو عذاب پکڑ لیتا ہے - خداوند تعالیٰ کا یہ قانون بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کا سچا رسول ثابت کرتا ہے - .. .. ..

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جنگ کی تیاریاں نظر آرہی ہیں۔ جو عرضنا جہنم یومئذٍ للکٰفرین عرضاً کا پورا پورا نقشہ ہوگی ؛

بائیبل۔ حزقی ایل باب ۳۸۔ ورس ۱ تا ۳ میں ہے "اور خداوند کا کلام مجھ کو پہنچا۔ اور اس نے کہا۔ کہ اے آدمزاد توجوج کے مقابل جو ماجوج کی سرزمین کا ہے۔ اور روس اور مسک اور توبال کا سردار ہے اپنا منہ کر۔ اور اس کے برخلاف نبوت کر۔ اور کہہ خداوند یہوداہ یوں کہتا ہے۔ کہ دیکھ اے جوج روس اور مسک اور توبال کے سردار میں تیرا مخالف ہوں"۔

ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یاجوج روس کی حکومت کا نام ہے۔ اور ماسکو اور ٹوبالسک اس کے ملک کے دو بڑے بڑے مشہور شہر ہیں۔

اور ایسا ہی حزقی ایل باب ۳۹ ورس ۶ میں ہے "اور میں ماجوج پر اور اُن پر جو جزیروں میں بے پروائی سے سکونت کرتے ہیں۔ ایک آگ بھیجونگا۔ اور وے جانیں گے۔ کہ میں خداوند ہوں"۔ مذکورہ بالا ہر دو باب کا مطالعہ کرو۔ موجودہ زمانہ کے حالات کا نقشہ ان میں بیان کیا گیا ہے ؛

اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازالہ اوہام حصہ دوم ایڈیشن سوم صفحہ ۲۱۱ میں تحریر فرمایا ہے :۔

"ایسا ہی یاجوج ماجوج کا حال بھی سمجھ لیجئے۔ یہ دونوں پرانی قومیں ہیں۔ جو پہلے زمانوں میں دوسروں پر کھلے طور پر غالب نہیں ہوسکیں۔ اور ان کی حالت میں ضعف رہا۔ لیکن خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں یہ دونو قومیں خروج کریں گی۔ یعنی اپنی جلالی قوت کے ساتھ ظاہر ہونگی۔ جیسا کہ سورہ کہف میں فرماتا ہے۔ وترکنا بعضھم یومئذٍ یموج فی بعض۔ یعنی یہ دونو قومیں دوسروں کو مغلوب کرکے پھر ایک دوسرے پر حملہ کریں گی۔ اور جس کو خدا تعالیٰ چاہے گا فتح دیگا۔ چونکہ ان دونوں قوموں سے مراد انگریز اور روس ہیں۔ اس لئے ہر ایک سعادتمند مسلمان کو دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو۔ کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں۔ اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں۔ سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان ہے۔ جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے۔ اگر ہم ان کا شکر نہ کریں۔ تو پھر ہم خدا تعالےٰ کے بھی ناشکر گذار ہیں۔ کیونکہ ہم نے جو اس گورنمنٹ کے زیر سایہ آرام پایا اور پا رہے ہیں۔ وہ آرام کسی اسلامی گورنمنٹ میں بھی نہیں پاسکتے۔ ہرگز نہیں پاسکتے"۔

پس یہ قومی تفرقے اور یاجوج ماجوج کی جنگ ایک عظیم الشان عذاب ہے۔ جس کا ذکر توراۃ میں انجیل میں قرآن میں۔ احادیث میں اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں وضاحت کے ساتھ آیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کے بعد اس عذاب کا ظہور ہوا ہے۔ لہذا یہ عذاب حضرت اقدس کے دعویٰ نبوت کی تصدیق کر رہا ہے ؛

---

(۲) :۔ قحط سالی بھی ایک سخت عذاب ہے۔ جس کے متعلق خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ ولقد اخذنا اٰل فرعون بالسنین ونقص من الثمرات لعلھم یذکرون ۹/۶۔ اور ہم نے آل فرعون کو چند سالہ قحط اور کمی پیداوار میں ماخوذ کیا تاکہ وہ نصیحت پکڑیں ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کے بعد قحط نے جس طرح سے اہل دنیا کو پکڑا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اس قحط سالی سے دنیا بہت بُری طرح تنگ آگئی ہے۔ اور متواتر کئی سال سے قحط کی مصیبت نے اہل دنیا کو بے چین کر رکھا ہے۔ مگر بعض علاقوں میں وقتاً فوقتاً سخت خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے۔ چنانچہ چند ایک مثالیں بطور نمونہ پیش ہیں ؛

(و) روس میں مردم خوری کی انتہا۔ لندن ۱۷ر جولائی ۳۳ء "ڈاکٹر نانسین نے جس ماہر اقتصادیات کو یوکرین بھیجا تھا۔ وہ جنیوا واپس آگیا ہے۔ اس کی رپورٹ ہے۔ کہ کیف۔ خارقات اور اڈیسہ میں حالت خوفناک ہے۔ قحط زدہ پناہ گزینوں کے ٹڈی دل جمع ہیں۔ روزانہ لاشیں جمع کی جاتی ہیں۔ جن میں سے بعض کا کوئی نہ کوئی حصہ چوہوں یا فاقہ کش لوگوں نے کھایا ہوتا ہے۔ کسانوں نے گھانس پھونس کی چھتیں خود چر لی ہیں۔ بعض شہروں کی آبادی ۸۵ فیصدی کم ہوگئی ہے۔ مردم خوری اس قدر عام ہوگئی ہے۔ کہ حکام نے اس کی پاداش میں گرفتار کرنا چھوڑ دیا ہے"۔

(ب) ۱۳ر جنوری ۳۱ء۔ احمد نگر کے قحط زدوں کی حالت نہایت ابتر ہے۔ دیہاتی گاؤں چھوڑ چھوڑ کر جانیں بچانے کے لئے بمبئی اور دیگر تجارتی شہروں کو جا رہے ہیں۔ چارہ کی نایابی ہونے کی وجہ سے بے شمار مویشی ذبح کئے جا رہے ہیں"۔

(ج) ۲۴ر جنوری ۳۱ء۔ رنگون۔ لفٹننٹ گورنر کو برٹش ہوم ریلیف کمیٹیوں کی طرف سے یہ تار پہنچا "چین میں ہولناک قحط پڑا ہوا ہے۔ لاکھوں فاقہ کشی سے دوچار ہو رہے ہیں۔ موجودہ سرمایہ بالکل ناکافی ہے۔ حالت اب یاس انگیز ہے۔ روپے کی سخت ضرورت ہے۔ ایک پونڈ سے ایک زندگی بچتی ہے اخراجات سخت گرانی میں ہوتے ہیں۔ براہ مہربانی برہما میں سخت کوشش کریں۔ تا لوگ اس سرمایہ میں دل کھولکر امداد دیں۔ جو دائسرائے نے جاری کیا ہے"۔

(د) ۲۵ر جون ۳۱ء "باوجود اس کے کہ غلہ آج کل غیر معمولی طور پر ارزاں ہے۔ بنگال نہایت ہی خطرناک قحط میں مبتلا ہے۔ اور اس وقت پے در پے اس قسم کی خبریں آرہی ہیں۔ کہ بھوک سے تنگ آکر کئی عورتوں نے اپنے بچے ہلاک کر دیئے۔ اور خودکشی کرکے ہلاک ہوگئیں۔ کئی مرد فاقہ کشی کی تاب نہ لاکر اپنے ہاتھوں اپنی زندگی کا خاتمہ کرنے پر مجبور ہوگئے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۷) ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں قحط۔ الفضل ۲۱ر جنوری ۱۹۱۴ء "جالوں میں چار ڈیپارٹمنٹل کام شروع کیے گئے ہیں۔ دو امتحانی کام الہ آباد میں بھی جاری ہیں۔ باندہ میں علاوہ امدادی کاموں کے تالابوں اور پختہ بندی کا کام ہو رہا ہے۔ امدادی کاموں پر جو لوگ الہ آباد۔ جالون۔ جھانسی۔ ہمیر پور باندھ لگائے گئے ہیں۔ ان کی تعداد چھ ہزار نو سو اُنسٹھ ہے۔ اور ان مقامات میں مفت امداد پانے والوں کی تعداد اٹھارہ ہزار سات سو پچیس ہے۔ اور یہ تعداد روز بڑھتی ہے۔ خیراتی سرمائے غربا کو مکمل تقسیم کیے جاتے ہیں۔ بند اور تالاب بنانے کی غرض سے تقاوی بھی تقسیم ہو رہی ہے۔ چارہ و پانی نایاب ہے۔ جاپان میں بھی قحط ہے۔ ہوکا۔ ریڈا اور شمال مشرقی اقطاع میں نوّے لاکھ باشندے فاقوں مر رہے ہیں۔"

(۸) الفضل ۲۸ر اکتوبر ۱۹۱۳ء "چین کے صوبہ شانسی میں قحط سے ۵ لاکھ آدمی مر گئے ہیں۔ اور اب قحط کے بعد پلیگ سے تباہی ہو رہی ہے۔"

---

(۳)۔ وَمَا اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَۃٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَھْلَھَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّھُمْ یَضَّرَّعُوْنَ ۹۴ ۔ اور نہیں بھیجا ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی لیکن پکڑا ہم نے اس کے بسنے والوں کو مصیبتوں اور بیماریوں میں تاکہ وہ گڑگڑائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کے بعد طاعون اور انفلوئنزا نے جو تباہیاں مچائی ہیں۔ ان کا مختصر خلاصہ مندرجہ ذیل ہے (۱) الحکم ۲۴ر اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ (۱) ۱۸۹۶ء سے گورنمنٹ نے اموات کا حساب رکھنا شروع کر دیا ہے۔ جس کی اپریل ۱۹۰۶ء تک حسب ذیل تعداد ہے۔ یہ تعداد کل ہندوستان کی اموات کی ہے

سال	تعداد اموات طاعون
۱۸۹۶ء	۱۷۰۴
۱۸۹۷ء	۵۶۰۵۵
۱۸۹۸ء	۱۰۱۸۵۳
۱۸۹۹ء	۱۳۴۷۸۹
۱۹۰۰ء	۹۳۱۵۰
۱۹۰۱ء	۲۷۳۶۷۹
۱۹۰۲ء	۵۷۷۴۲۷
۱۹۰۳ء	۸۵۱۲۶۳
۱۹۰۴ء	۱۰۲۲۲۹۹
۱۹۰۵ء	۹۵۰۸۶۳
۱۹۰۶ء	۱۷۰۰۰۰
میزان کل اموات	۴۲۳۳۰۸۲

(۲) ریویو آف ریویوز نومبر ۱۹۱۸ء صفحہ ۳۹۹

سال	تعداد اموات
۱۹۰۷ء	۱۱۶۲۲۳
۱۹۰۸ء	۱۰۳۸۸۸
۱۹۰۹ء	۱۴۱۶۹۵
۱۹۱۱ء	۸۴۶۸۷۸
۱۹۱۲ء	۳۰۶۴۴۸
۱۹۱۳ء	۲۱۷۱۴۳
میزان کل اموات	۲۷۸۲۲۷۵

(۳) الفضل ۱۵ر اپریل ۱۹۲۴ء صفحہ ۱۲ کالم ۳

"گورنمنٹ کے پبلک ہیلتھ کمشنر کے ایک گذشتہ اعلان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۱۳ء تک ہندوستان میں ایک کروڑ سات لاکھ ۶۷ ہزار چھ سو اکسٹھ لوگ پلیگ سے مرے۔ یہ وہ رپورٹ ہے۔ جو کامل طور پر تحقیقات کے بعد شائع ہوئی ہے۔ اور ہندوستان میں طاعون کی تباہی کا مختصر لفظوں میں خاکہ کھینچ دیا ہے۔"

وبائے انفلوئنزا جو ۱۹۱۸ء کے آخیر میں ایک بلائے بے درماں کی طرح ساری دنیا پر چھا گئی تھی۔ اس کے متعلق اخبارات میں مندرجہ ذیل ریمارک ہیں:۔

(۱) الفضل ۲۶ر نومبر ۱۹۱۸ء صفحہ ۱۲ کالم ۳

"انسپکٹر جنرل سول ہاسپٹیل پنجاب نے ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں یہ لکھا ہے۔ کہ اگست سے اس وقت تک پنجاب کے صوبہ میں انفلوئنزا سے ۲½ لاکھ آدمی ضائع ہوئے۔"

(۲) الفضل ۲۸ر دسمبر ۱۹۱۸ء (انگلستان میں انفلوئنزا کے نقصان) لندن۔ ۱۸ر دسمبر۔ ٹائمس کا طبّی نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ "معقول وجوہ کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ تقریباً ساٹھ لاکھ آدمی گذشتہ چھ ہفتوں میں انفلوئنزا اور نمونیا سے ضائع ہوئے۔ تخمینہ کیا گیا ہے۔ کہ جنگ نے سوا چار برس میں دو ارب آدمیوں کا خون کیا۔ چنانچہ یہ وبا جنگ سے ۵ گنی زیادہ مہلک ثابت ہوئی ہے۔ کیونکہ اتنے زمانہ میں اسی شرح کے حساب سے اس وبا میں ۱۰ ارب ۸۰ لاکھ آدمی ضائع ہوتے ہوتے۔ مرگِ اسود کے بعد سے کبھی ایسی بلائے مبرم دنیا میں نہیں پھیلی۔"

(۳) آریہ گزٹ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۱۸ء "پہلے پلیگ کا نام مہامری (سب سے بڑی موت) تھا۔ لیکن اب پلیگ کے بھائی انفلوئنزا کو کیا کہیں۔ یہ تو اس سے بھی بڑھ گیا ہے۔ بمبئی۔ پونا۔ کراچی اور ان کے گرد و نواح میں گھروں کے گھر اُجڑ گئے ہیں۔ ..... بمبئی شہر میں صرف پندرہ دنوں کے اندر ۸ ہزار سے زیادہ موتیں ہو گئیں۔ مدراس میں بھی ایسی ہی تباہی مچائی۔ اب تو کوئی صوبہ کوئی شہر۔ کوئی قصبہ۔ کوئی گاؤں اور کوئی جھونپڑی ایسی نہیں۔ جو اس مہامری کی زد سے بچی ہو۔ جو نظارے موت کے آج کل دیکھنے میں آ رہے ہیں انہیں دیکھ کر معمولی دل والے نہیں بلکہ بڑے بڑے دل گردہ کے مالک دہل جاتے ہیں۔ اور کہہ اُٹھتے ہیں۔ کہ یہ پرماتما کیا کر رہا ہے۔ کتنا ظلم ہو رہا ہے۔ کتنی مصیبت آ رہی ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں دیکھتے۔ کہ دنیا اور دنیا کے لوگ کس قسم کے کرم کر رہے ہیں۔"

(۴) اہلحدیث ۲۵ر اکتوبر ۱۹۱۸ء "خدا کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غضب کی تلوار بہت زور سے چمک رہی ہے۔ ..... اللہ اکبر ایک طرف جنگ کی بلا ہے۔ جس کا اثر تمام دنیا میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً سخت مہلک ہو رہا ہے۔ دوسری طرف بے کاری اور بے روزگاری نے عوام کو تباہ کر دیا ہے۔ تیسری طرف قحط بلائے عام کی طرح مسلط ہے۔ چوتھی طرف سے بیماری کا مہلک حملہ۔

قرآن مجید میں پہلی قوموں کی ہلاکت کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ ولقد اخذناھم بالعذاب فما استکانوا لربھم وما یتضرعون ۱۵/۴ کی طرف جھکنے کی توفیق نہیں ملی۔

اس بخار کو انگریزی میں دار فیور کہتے ہیں۔ جس کا ترجمہ جنگی بخار ہے۔ جنگی بخار کیوں کہتے ہیں۔ شاید اس وجہ سے کہ دراصل اس کی ابتدا میدان جنگ سے ہوئی ہے۔ جہاں فریقین کی طرف سے زہریلی آتش بازی سے ہوا میں سمیت پیدا ہو گئی۔ پھر وہ آہستہ آہستہ بذریعہ تموج کے سارے ملک میں بلکہ ساری دنیا میں پھیل گئی۔ اس بخار کی بابت ڈاکٹر اقراری ہیں۔ کہ ہمیں اس کی حقیقت معلوم نہیں "

(باقی دارد)

وصیت نمبر ۳۹۲۸

منکہ قاری محمد امین ولد قاری غلام یٰسین صاحب قوم دت احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۹/۱۲/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت میری جائداد کوئی نہیں۔ ماہوار آمد ۳۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدن کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی

گواہ شد:۔ محمد اشرف افسر جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۷/۳/۳۳

العبد:۔ محمد امین کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز انگریزی قادیان ؛

گواہ شد:۔ محمد حمید الدین احمدی دار البرکات قادیان ۱۷/۳/۳۳

وصیت نمبر ۳۸۲۳

منکہ عبد المنعم ولد رحمۃ اللہ قوم چھینہ عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۱ء ساکن پنڈی بھٹیاں ڈاک خانہ خاص تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۹/۱۲/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میری تنخواہ اس وقت سبلغ چودہ روپیہ ہے۔ جس پر میرا گذارہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے وقت میری کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر کوئی رقم بدوصیت اپنی زندگی میں خزانہ انجمن مذکور میں دیدوں۔ تو اتنی رقم منہا کر دی جائیگی ؛

العبد:۔ بقلم خود عبد المنعم احمدی ولد رحمۃ اللہ قوم چھینہ ساکن پنڈی بھٹیاں ضلع گجرانوالہ۔

گواہ شد:۔ غلام نبی احمدی منشی فاضل احمدی انٹبل ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ بقلم خود ۲۹/۱۲/۳۲

گواہ شد:۔ محمد مراد احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ پنڈی بھٹیاں۔ ضلع گجرانوالہ ۲۹/۱۲/۳۲

وصیت ۳۸۹۴

منکہ شاہ محمد ولد چوہدری ودھاوے خاں قوم وڑائچ عمر ۴۲ سال پیدائشی بیعت ساکن محلہ شریف پورہ امرتسر بقائمی ہوش حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱۸/۲/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جدی زمین مورونی موازی چار بیگہ واقعہ اکبر پورہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور ہے۔ جس کا ۱/۵ حصہ میرا ہو گا۔ اور ایک مکان پختہ یک منزلہ واقعہ محلہ شریف پورہ امرتسر میرے والد کا ہے۔ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ اگر یہ مکان قائم رہے۔ تو ان کے بعد ۲/۱۱ حصہ کا میں مالک ہونگا۔ اندازاً کل زمین کی قیمت چار صد روپیہ ہو گی جس میں سے میرا حصہ مبلغ ۸۰/- روپیہ ہوتا ہے۔ اور مکان کی قیمت دو ہزار ہو گی۔ جس سے تیسرے حصہ میں مبلغ تین صد چونسٹھ روپیہ ہوتے ہیں۔ یعنے زمین اور مکان کے میرے حصہ کی قیمت ۴۴۴ روپیہ ہوتے ہیں۔ میں اس جائداد یا میرے مرنیکے بعد اس کے علاوہ جس قدر میری جائداد ثابت ہو سکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اسوقت اہم روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا ؛

(گودبھری) حبّ اٹھرا (رجسٹرڈ)

مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کا ستر سالہ مجرب نسخہ حبّ اٹھرا گورنمنٹ آف انڈیا سے نظام جان اینڈ سنز کے لئے رجسٹرڈ ہو چکا ہے جو دوسری جگہ سے نہیں مل سکتا۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے۔ تو یہی حبّ اٹھرا رجسٹرڈ گھر میں استعمال کرائیں۔ اگر آپ نے بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے۔ تو حبّ اٹھرا رجسٹرڈ ضرور استعمال کراویں۔ حبّ اٹھرا امراض اٹھرا کا تریاق ہے۔ اٹھرا کی شناخت حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہیں۔ اٹھارہ سال تک نہیں پہنچتے۔ حبّ اٹھرا رجسٹرڈ رحم کی تمام کمزوریاں دور کرتی۔ بچہ کو طاقتور بناتی۔ حمل کو گرنے سے روکتی اور پیدائش میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ بچہ اور والدہ کے لئے تریاق ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۰/- مکمل خوراک ۱۱ تولہ۔ یکدم منگوانے پر صرف لہ ۱۱۰/- روپیہ علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف ؛

المشتہر

نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان